عہدہ داران

صدر (۱) ڈاکٹر مختار احمد انصاری

نائب صدر (۱) خانصاحب مولوی عبدالاحد صاحب آنریری مجسٹریٹ،

(۲) حاجی عبدالغنی صاحب آنریری مجسٹریٹ،

(۳) مولوی بشیر احمد صاحب پنشنر اول تعلقدار دولت آصفیہ

(۴) سید بشیر الدین حسن صاحب بیرسٹر وائس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی *

(۵) ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب *

جنرل سکرٹری و خازن حاجی عبدالغفار صاحب تاجر

جوائنٹ سکریٹریان:-

(۱) حافظ عبدالعزیز صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ *

(۲) شیخ عطاء اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ *

(۳) حکیم امجد علی صاحب

(۴) تاج الدین صاحب

* ان اصحاب نے فیس ممبری ادا نہیں کی اس لیے باقاعدہ عہدہ دار تصور نہیں کیے جا سکتے،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

دسمبر ۱۹۱۷ء میں اہل دہلی آل انڈیا مسلم لیگ کو دعوت دے چکے تھے، چنانچہ گذشتہ اجلاس کی تیاریاں وسط ۱۹۱۸ء میں شروع کر دی گئیں، اور اکتوبر میں ایک باقاعدہ مجلس استقبالیہ بنا لی گئی، جو آخر جنوری ۱۹۱۹ء تک اپنے فرائض ادا کرتی رہی ہے عہدہ داران و ممبران مجلس استقبالیہ کی پوری فہرست اس رپورٹ کے ساتھ بطور ضمیمہ شامل کر دی گئی ہے،

اس میں شک نہیں کہ مسلمانان دہلی کو لیگ کے گذشتہ اجلاس کی کامیابی کے لیئے غیر معمولی کوششیں کرنی پڑیں اس لیے کہ اس دفعہ کانگریس کا اجلاس بھی دہلی میں ہونے والا تھا اور بلحاظ اپنی روزافزوں اہمیت کے اہل شہر کو اس کے انتظامات میں بہت زیادہ انہماک کے ساتھ کام کرنا پڑا، چونکہ کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کا کام پہلے شروع ہو چکا تھا چندے وصول کیے جا رہے تھے اکابرین شہر اس کے انتظامات میں مصروف تھے، اس لیئے لیگ کے متعلق معقول انتظام کرنا آسان کام نہ تھا، بہر حال جیسا کہ اس رپورٹ سے ظاہر ہو گا ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس کا فضل شامل حال رہا اور دہلی کا اجلاس مسلم لیگ تمام گذشتہ اجلاسوں کے مقابلہ میں ہر حیثیت سے بہت زیادہ کامیاب ثابت ہوا، اس دفعہ لیگ کے اجلاس کی نوعیت

بھی اس لئے بہت زیادہ اہم ہو گئی تھی کہ مسائل اسلامی (مقامات مقدسہ، خلافت وغیرہ) زیر بحث آنے والے تھے، اور اسی غرض سے ہندوستان کے تمام علمائے کرام کو شرکت اجلاس کی دعوت دی گئی تھی، آل انڈیا مسلم لیگ کی عمر میں یہ پہلا اجلاس تھا جس میں خالص اسلامی اور مذہبی مباحث پر گفتگو کرنے کے لئے علمائے کرام کی اسقدر زیادہ تعداد شریک ہوئی ہو، تقریباً ہر حصہ ملک کے ہادیانِ ملت تشریف لانیوالے تھے اور امید تھی (جو بحمد اللہ کہ ہر طرح پوری ہوئی) کہ مسلمانان ہندوستان کا یہ ایک ایسا اجتماع ہوگا جو ان کی سیاسی اور قومی زندگی کا ایک یادگار واقعہ کہلائے گا، اکتوبر ۱۹۱۸ء میں جب اہل دہلی کی مجلس استقبالیہ قائم ہوئی تھی تو یہ تمام پہلو اس کے پیش نظر تھے اور وہ اپنی اہم ذمہ داریوں سے بے خبر نہ تھی،

سب کمیٹیاں

مجلس نے اپنی مختلف سب کمیٹیاں بنا دی تھیں جو فرائض متعلقہ کو انجام دے رہی تھیں، لیکن سب سے اہم سب کمیٹی جس کو سب سے زیادہ اور مہینوں پہلے سے کام کرنا پڑا کمیٹی اشاعت و تبلیغ مقاصد آل انڈیا مسلم لیگ تھی، غالباً ہر کمیٹی اپنی قسم کی پہلی کمیٹی تھی، جو اجلاس لیگ کے سلسلہ میں کام کر رہی تھی، اور حقیقت یہ ہے کہ زیادہ تر اسی کی مسلسل کوششیں اجلاس لیگ کی کامیابی کا باعث ہوئیں، جہانتک مجھے علم ہے اس قسم کا باقاعدہ کام کبھی پہلے کسی جگہ نہیں کیا گیا، ہماری یہ سب کمیٹی شروع نومبر سے اپنا کام کر رہی تھی یعنی

کمیٹی کے زیر اثر ہر ہفتہ میں دو تین جلسے شہر کے مختلف محلوں میں منعقد ہوتے
تھے جنمیں لیگ کے اغراض و مقاصد لوگوں کو سمجھائے جاتے تھے اور
انکو مجلس استقبالیہ اور آل انڈیا مسلم لیگ کی ممبری پر آمادہ کیا جاتا تھا اگر
ان صفحات میں گنجایش ہوتی تو میرا جی چاہتا تھا کہ اس کمیٹی کی خدمات کے
متعلق زیادہ تفصیل کیساتھ لکھتا تاہم جو کامیابی ہمکو دہلی میں اس ذریعہ سے
ہوئی ہے اسکو پیش نظر رکھتے ہوئے میں سفارش کرتا ہوں کہ آیندہ جہاں
کہیں لیگ کا اجلاس ہو وہاں استقبالیہ کمیٹی اشاعت و تبلیغ کا کام ضرور کرے
اسلیئے کہ میرا تجربہ یہ ہے کہ اس قسم کی تحریک صرف مسلم لیگ ہی کے مقاصد
و اغراض کی اشاعت نہیں کرتی بلکہ ضمناً عامۃ الناس میں ایک دیرپا سیاسی بیداری
پیدا کرتی ہے جو یقیناً ہماری سیاسی جد و جہد کا پہلا اصول کا رہونا چاہیئے،

آمدنی و خرچ

ہم نے جس وقت چندہ شروع کیا تو کامیابی کی
کچھہ زیادہ امید نہ تھی اس لیئے کہ کانگریس کے
چندے جمع ہو رہے تھے تاہم دلی شکر گذاری کے ساتھ اس امر کا اعتراف
کرنا چاہیے کہ مسلمانان دہلی نے نہایت فراخدلی کیساتھ اس قومی کام میں
حصہ لیا اور باوجودیکہ فراہمی چندہ کا کام ذرا دیر سے شروع ہوا تھا تاہم ۸½
ہزار روپیہ کے قریب وصول ہو گیا، جسمیں ۵ ہزار سے زیادہ چندہ سترہ سو ٹکٹ کی
قیمت اور بارہ سو روپیہ مجلس استقبالیہ کی فیس ممبری کیصورت میں وصول ہوا،
لیگ میں اہل دہلی اور عام مسلمان جس ذوق و شوق کیساتھ شریک ہوئے اسکا
ایک معمولی ثبوت یہ ہے کہ ممبران لیگ کے علاوہ جو لوگ بحیثیت وزیٹر اجلاسوں

میں شریک ہوئے ان کی جیب سے ایک ہزار سات سو پچاسی روپیہ ٹکٹوں کی قیمت وصول ہوئی، وزیٹر کے ٹکٹوں کی آمدنی اسقدر زیادہ کبھی پہلے نہیں ہوئی تھی، اور کبھی پہلے مسلم لیگ کے کسی اجلاس میں اس قدر زیادہ ٹکٹ فروخت نہیں ہوئے تھے، ساتھ ہی یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ۵۰۰ سے زیادہ ٹکٹ مفت بھیجے گئے تھے، آمدنی کی مد میں ممبران لیگ کی فیس شامل نہیں ہے اس لئے کہ وہ رقم براہ راست آل انڈیا مسلم لیگ نے وصول کی تھی،

خرچ کی مد میں سب سے بڑی قسم قیام وطعام مہمانان کی ہے، بدقسمتی سے اس مد میں ہمکو نقصان برداشت کرنا پڑا جس کی وجہ یہ ہوئی کہ مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام ہندوستانی اور انگریزی ہوٹلوں کے علاوہ عربک اسکول کی وسیع عمارت میں کیا گیا تھا لیکن باہر سے جو صحاب آئے وہ بیشتر کانگریس کے مہمان ہوئے اسلئے کہ کانگریس کی تاریخیں لیگ سے پہلے تھیں اور بہت کم ایسے لوگ تھے جو کانگریس کی تاریخوں کے بعد محض لیگ کی شرکت کیلئے آئے ہوں نتیجہ یہ ہوا کہ لیگ کی مجلس استقبالیہ نے جو کچھ انتظام کیا تھا وہ بیکار ثابت ہوا اور جو روپیہ صرف کیا گیا تھا وہ ضایع گیا مہمانوں کی کمی کے باعث کھانے کی جو قیمت مقرر کی گئی تھی وہ بھی کسی سے وصول نہیں کیگئی اور چند مہمان جن کے قیام وطعام کا ہم نے انتظام کیا انکو طعام وغیرہ مفت دیا گیا، ہوٹلوں کے جسقدر کمرے لئے تھے وہ اکثر خالی رہے اور انکا کرایہ کمیٹی کو دینا پڑا،

اسٹیشن کا انتظام بھی تقریباً بیکار ثابت ہوا اسلئے کہ زیادہ تر مہمان لیگ کی

تاریکیوں سے پہلے آچکے تھے،

پنڈال پر تخمینہ سے کسیقدر زیادہ خرچ کرنا پڑا،

باقی تمام مدات میں حتی الامکان انتہائی کفایت شعاری کو ملحوظ رکھا گیا، آمدنی واخراجات کی تفصیل اس گوشوارہ سے ظاہر ہوگی جو بطور ضمیمہ شامل کیا جاتا ہے، صرف ایک بات اور عرض کرنی ہے وہ یہ کہ ہم لے حسابات کو باقاعدہ رکھنے کا بہت زیادہ انتظام کیا تھا اور یہ شاید پہلا موقعہ ہے کہ لیگ کی کسی مجلس استقبالیہ نے اپنے حسابات کی باقاعدہ آڈیٹر سے جانچ کرائی ہو،

شکریہ مجلس استقبالیہ کے ان ممبران و عہدہ داران کا شکریہ ادا کرنا میرا فرض ہے جنھوں نے ہمارے کاموں میں اپنا بہت سا عزیز وقت صرف کیا، اور جن کی مساعی جمیلہ کی بدولت مجلس استقبالیہ کو وہ کامیابی حاصل ہوئی جو اب تک شاید لیگ کی کسی مجلس استقبالیہ کو حاصل نہ ہوئی تھی، خوش قسمتی سے ہمارے عہدہ داروں اور ممبران میں بہت ہی کم ایسے اصحاب تھے جنھوں نے عملی دلچسپی نہ لی ہو، البتہ پانچ سکریٹریوں میں سے دو صاحب ایسے تھے جنھوں نے باوجود ممبر ہوجانے کے نہ اپنا چندہ ادا کیا، اور نہ کبھی دفتر میں تشریف لائے، نام بنام ہر صاحب کا شکریہ ادا کرنا بہت مشکل ہے تاہم چند اصحاب ایسے ہیں جن کا ذکر نہ کرنا احسان فراموشی ہوگی،

مسٹر عبدالرحمٰن صدیقی نے حساب و کتاب کے صاف رکھنے اور دفتر کی نگرانی کرنے میں اپنا بہت سا وقت صرف کیا اور اُن سے اس کام میں ہمکو بہت زیادہ مدد ملی، مسٹر شعیب قریشی اور قاضی عبدالغفار صاحب نے رزلیوشنوں کی تیاری و ترتیب میں بہت زیادہ عملی حصہ لیا، نیز اشاعت و تبلیغ کے مختلف جلسوں میں تقریریں بھی کیں، ڈاکٹر عبدالرحمٰن اور مولوی عبداللہ صاحب نے پنڈال کی تیاری و آرائش میں محنت کی اور راتوں رات بہت ہی تھوڑے وقت میں پنڈال کو تیار کرایا،

فراہمی چندہ کے مشکل ترین کام مین حاجی عبدالخالق نے ہملوگونکو بہت زیادہ مدد دی،

حاجی عبدالغفار صاحب نے بحیثیت خازن اپنا کام نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا، مسٹر تاج الدین گو کہ جائنٹ سکریٹری تھے، مگر دفتر کا تمام تر کام اُن ہی کے متعلق رہا اور بحیثیت سکریٹری ان کی خدمات بہت زیادہ قابل شکریہ ہیں،

آخر میں نیں ان تمام والنٹیروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اپنے فرائض منصبی کو انجام دیا، گو کہ والنٹیروں کے انتظام میں خرابیاں باقی رہیں اور ان کا نظم پوری طرح قابل اطمینان نہ تھا، تاہم ان میں سے اکثر نوجوان تمام کاموں کو اپنا فرض سمجھکر محنت کے ساتھ انجام دے رہے تھے، بمبئی ہوم رول لیگ کے والنٹیروں نے

بھی اجلاس لیگ کے زمانہ میں ہمارے والنٹیروں کیساتھ ملکر بہت زیادہ مدد دی اور یقیناً وہ سب نوجوان بھائی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں،

مختار احمد انصاری
صدر
مجلس استقبالیہ
آل انڈیا مسلم لیگ دہلی